سوال

(476)مقروض کا ادائیگی قرض کے وقت زیادہ رقم دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی مقروض، قرض کی ادائیگی کے وقت قرض خواہ کو قرض سے زیادہ رقم ادا کرے جبکہ پہلے یہ اضافہ طے شدہ نہ ہو تو کیا ایسا کرنا بھی سود اور ناجائز ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس انسان نے کسی سے قرض لیا ہے اس کے ذمے صرف اتنی ہی رقم واپس کرنا ضروری ہے، خیر خواہی کے طور پر کسی کو قرض دینے کی بہت فضیلت ہے۔ حدیث میں اس فضیلت کی بایں الفاظ وضاحت ہے کہ ''کوئی بھی مسلمان جب کسی مسلمان کو دو مرتبہ قرض دیتا ہے تو اس کے ایک مرتبہ صدقہ کرنے کی طرح ہوتا ہے۔'' [ابن ماجہ، الاحکام: ۲۴۳۰]

اگر پہلے سے کوئی اضافہ یا فائدہ طے شدہ نہ ہو تو قرض کی رقم سے افضل یا زیادہ دینا جائز ہے۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ میرا آپ کے ذمے کچھ قرض تھا۔ آپ نے مجھے وہ قرض ادا کیا اور اس سے کچھ زیادہ بھی دیا۔ [صحیح بخاری، الاستقراض: ۲۳۹۴]

اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمے کسی شخص کا اونٹ قرض تھا۔ جب وہ شخص اس کا تقاضا کرنے آیا تو آپ نے صحابہ کرام کو اس کی ادائیگی کے متعلق حکم دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس عمر کا اونٹ تلاش کیا لیکن نہ مل سکا، البتہ اس سے زیادہ عمر کا اونٹ مل گیا۔ آپ نے فرمایا: ''اسے یہی اونٹ دے دو۔'' اس پر اس شخص نے کہا آپ نے مجھے پورا پورا حق دیا ہے۔ [صحیح بخاری، حدیث: ۲۳۰۵]

بہر حال اگر قرض لیتے وقت کوئی شرط طے نہیں کی گئی تو ادائیگی کے وقت مقروض اپنے قرض سے بہتر یا زیادہ دے سکتا ہے۔ شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے، البتہ شرح سود طے کر کے اضافہ کے ساتھ رقم واپس کرنا سخت منع ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد:2 صفحہ:466